https://farid.ps/articles/illusion_of_freedom/ur.html

آزادی کا فریب: جیتے ہوئے حقوق سے لے کر جیو پولیٹیکل وفاداری کے نام پر جبر تک

> "آزادی کا فریب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اس فریب کو برقرار رکھنا منافع بخش ہو۔ جس مقام پر یہ فریب برقرار رکھنا بہت مہنگا پڑ جائے گا، وہ منظر کو ہٹا دیں گے، پردے پیچھے کھینچ لیں گے، میزوں اور کرسیوں کو راستے سے ہٹا دیں گے اور آپ تھیٹر کی پیچھے والی اینٹوں کی دیوار دیکھیں گے۔"

یہ الفاظ، جو 1970 کی دہائی کے آخر میں آئیکونوکلاسٹک موسیقار اور سماجی ناقد فرینک زپا سے منسوب کیے جاتے ہیں، جمہوری آزادیوں کی نازک نوعیت کے بارے میں گہری بدبینی کا اظہار کرتے ہیں۔ زپا کا استعارہ بتاتا ہے کہ آزادی کی ظاہری شکلیں— آزادی اظہار، اجتماع اور احتجاج—ذاتی یا ابدی نہیں بلکہ اداکاری کے عناصر ہیں جو اقتدار میں بیٹھے لوگ صرف اس وقت تک برقرار رکھتے ہیں جب تک وہ کنٹرول، منافع یا استحکام کے وسیع تر مفادات کی خدمت کرتی ہوں۔ جب اختلاف رائے ان بنیادوں کو خطرے میں ڈالتا ہے تو یہ نقاب گر جاتا ہے اور نیچے آمریت کے ڈھانچے نظر آتے ہیں۔ جاری غزہ بحران اور مغربی جمہوریتوں میں اس کے اثرات کے تناظر میں، زپا کی بصیرت خوفناک حد تک پیش گوئی کی طرح لگتی ہے۔ یہ مضمون یہ دریافت کرتا ہے کہ انسانی حقوق، جو روشن خیال ریاستوں کی طرف سے مہربانی کے تحفے نہیں بلکہ صدیوں کی وحشیانہ جدوجہد سے حاصل کیے گئے ہیں؛ مغربی ممالک جیسے جرمنی، برطانیہ، امریکہ، فرانس، نیدرلینڈز اور کینیڈا نے فلسطین نواز احتجاج کو دبانے کے لیے ان حقوق کو کس طرح معطل یا ترک کر دیا ہے؛ یہ گھریلو جبر مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کی کس طرح عکاسی کرتا ہے؛ اور آخر میں، غزہ تنازعہ نے مغربی حکومتوں اور میڈیا کی اسرائیل کی غیر مشروط حمایت—جس کی مثال جرمنی کا **Staatsräson** کا نظریہ ہے—کو اپنے شہریوں کے بنیادی حقوق پر ترجیح دینے کو کس طرح بے نقاب کر دیا ہے۔

جیتے ہوئے بنیادیں: جدوجہد اور قربانی سے انسانی حقوق کی تاریخ

آج مغربی جمہوریتوں میں سمجھے جانے والے انسانی حقوق کوئی تجریدی آئیڈیل نہیں جو مہربان حکمرانوں نے عطا کیے ہوں بلکہ ظلم، عدم مساوات اور جبر کے خلاف بے لگام لڑائیوں کی زخمی وراثت ہیں۔ ان کی ارتقائی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے، لیکن جدید ڈھانچہ فلسفیانہ بیداریوں، انقلابوں اور عوامی تحریکوں کے ایک پیچیدہ تانے بانے سے ابھرا جو اقتدار سے ہچکچاہٹ کے ساتھ رعایتوں کو مجبور کرتی رہیں۔ اکثر حوالہ دیے جانے والے ابتدائی سنگ میل میں سے ایک 539 قبل مسیح کا سائرس سلنڈر ہے، ایک قدیم فارسی آثار جو فتح شدہ علاقوں میں مذہبی رواداری اور غلامی کے خاتمے کے احکامات سے کندہ ہے، اگرچہ مورخین میں اسے "انسانی حقوق کا منشور" سمجھنے پر بحث ہے۔ یہ آثار اس بات کی علامت ہے کہ حقوق اشرافیہ کے لیے مراعات نہیں بلکہ عالمگیر ہو سکتے ہیں۔

یورپ کے قرون وسطیٰ میں، 1215 کا میگنا کارٹا انگریزی بارونوں اور بادشاہ جان کے درمیان اہم تصادم کی نشاندہی کرتا ہے، جس نے مناسب قانونی عمل اور شاہی اختیارات پر حدود جیسے اصول قائم کیے—اصول جو مسلح بغاوت اور مذاکرات سے چھینے گئے نہ کہ شاہی مہربانی سے۔ نشاۃ ثانیہ اور روشن خیالی کے ادوار نے ان خیالات کو تقویت دی، جان لاک، ژاں ژاک روسو اور والٹیئر جیسے مفکرین نے زندگی، آزادی اور جائیداد کے فطری حقوق کو انسانی نوعیت کا لازمی حصہ قرار دے کر الہی بادشاہتوں کو چیلنج کیا۔ ان فلسفوں نے امریکی انقلاب (1775–1783) اور فرانسیسی انقلاب (1789–1799) کو ہوا دی، جہاں نوآبادیاتی باشندوں اور شہریوں نے نوآبادیاتی استحصال اور مطلق العنانیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ امریکہ کی آزادی کا اعلامیہ (1776) نے "ناقابل تنسیخ حقوق" کا اعلان کیا، جبکہ فرانس کے انسان اور شہری کے حقوق کا اعلامیہ (1789) نے مساوات اور اظہار رائے کی آزادی کو مقدس قرار دیا—دستاویز جو خونریزی، گیلوٹین اور سلطنتوں کے خاتمے سے جنمیں۔

تاہم یہ ابتدائی فتوحات نامکمل تھیں، اکثر خواتین، غلاموں اور مقامی آبادیوں کو خارج کرتی تھیں۔ 19ویں صدی میں غلامی کے خاتمے کی تحریکیں دیکھی گئیں، جیسے امریکہ میں فریڈرک ڈگلس اور ہیریٹ ٹبمین کی قیادت میں ٹرانس اٹلانٹک جدوجہد، جو خانہ جنگی (1861–1865) اور 13ویں ترمیم میں اختتام پذیر ہوئی۔ برطانیہ اور امریکہ میں سفیجٹس نے گرفتاریاں، جبری خوراک اور عوامی توہین برداشت کرتے ہوئے خواتین کے ووٹ کے حقوق حاصل کیے، سینیکا فالز کنونشن (1848) اور 1913 کی ویمن سفیج پروسیشن جیسی مہموں کے ذریعے، جو امریکہ میں 19ویں ترمیم (1920) اور برطانیہ میں جزوی سفیج (1918) کا باعث بنیں۔ 20ویں صدی میں عالمی جنگوں اور نوآبادیاتی آزادی کے درمیان یہ جدوجہدیں شدت اختیار کر گئیں۔ دوسری عالمی جنگ اور ہولوکاسٹ کے خوفناک واقعات نے 1948 میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (UDHR) کو جنم دیا، جو ایلینور روزویلٹ کی قیادت میں اقوام متحدہ میں تیار کیا گیا، جس نے اظہار رائے، اجتماع اور من مانی گرفتاری سے تحفظ کی آزادیوں کو کوڈیفائی کیا۔ یہ

کوئی اوپر سے تحفہ نہیں تھا؛ یہ یورپ بھر میں اینٹی فاشسٹ مزاحمتی تحریکوں کی عکاسی تھا، جہاں پارٹیزانوں اور شہریوں نے نازی قبضے کے خلاف زبردست قیمت ادا کی۔

جنگ کے بعد کے ادوار میں سول رائٹس تحریکیں نظاماتی نسل پرستی کا مقابلہ کرتی رہیں: امریکہ میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی غیر تشدد مہموں کا سامنا پولیس کتوں، آگ کے پائپوں اور قتل سے ہوا، جو سول رائٹس ایکٹ (1964) اور ووٹنگ رائٹس ایکٹ (1965) کا باعث بنیں۔ یورپ میں مزدور ہڑتالیں، الجیریا اور بھارت میں نوآبادیاتی بغاوتیں، اور فرانس کی مئی 1968 کی طلبہ بغاوتیں نے سماجی اور معاشی حقوق کو وسعت دی، جو بین الاقوامی عہد نامہ برائے شہری اور سیاسی حقوق (1966) پر اثر انداز ہوئیں۔ حال ہی میں، LGBTQ+ حقوق اسٹون وال فسادات (1969) اور ایڈز ایکٹوازم سے آگے بڑھے، جبکہ مقامی تحریکیں جیسے سٹینڈنگ راک (2016) ماحولیاتی اور زمینی حقوق کی جاری لڑائیوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہر جگہ، یہ حقوق "دیے" نہیں گئے بلکہ قربانی—ہڑتالوں، مارچوں، بائیکاٹس اور بعض اوقات مسلح مزاحمت—سے چھینے گئے، ہمیں یاد دلاتے ہوئے کہ آزادیاں اقتدار کی رعایت ہیں، جو غیر موزوں ہونے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

حقوق کا کٹاؤ: فلسطین نواز اختلاف رائے پر مغربی جمہوریتوں کا کریک ڈاؤن

ایک تلخ تضاد میں، وہی قومیں جو ان جیتے ہوئے حقوق کی علمبردار ہیں، حالیہ برسوں میں اسرائیلی پالیسیوں کی تنقید کو خاموش کرنے کے لیے انہیں مؤثر طور پر معطل یا ترک کر رہی ہیں، خاص طور پر اکتوبر 2023 سے بڑھتے ہوئے غزہ تنازعہ کے درمیان۔ یہ جبر، انسانی حقوق کی تنظیموں کی دستاویزات کے مطابق، حد سے زیادہ پولیسنگ، قانونی زیادتی اور جائز احتجاج کو انتہا پسندی یا یہود دشمنی سے جوڑنے کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے، جو یہ انکشاف کرتا ہے کہ آزادیاں ریاستی مفادات سے ہم آہنگی پر مشروط ہیں۔

جرمنی اس رجحان کی بہترین مثال ہے، جہاں حکام نے فلسطین نواز مظاہروں پر جامع پابندیاں لگائیں، جو پرتشدد کریک ڈاؤن کا باعث بنیں۔ 2025 میں، اقوام متحدہ کے ماہرین نے جرمنی کی "پولیس تشدد اور دبانے کی مسلسل طرز عمل" کی مذمت کی، من مانی گرفتاریاں، پرامن مظاہرین پر جسمانی حملے، اور نعروں جیسے "دریا سے سمندر تک" کی مجرمانہ حیثیت کا حوالہ دیتے ہوئے۔ برلن کی ایک عدالت نے نومبر 2025 میں اپریل میں فلسطین نواز کانفرنس کی بندش کو غیر قانونی قرار دیا، پھر بھی ایسی مداخلتیں جاری ہیں، بشمول جلاوطنیاں اور یکجہتی گروپوں کی فنڈنگ میں کٹوتیاں۔ لیفٹ پارٹی نے اس "جبر" کے خاتمے کا مطالبہ کیا، جو ایمنسٹی انٹرنیشنل کی آمرانہ رجحان کی تنبیہات کی بازگشت ہے۔

برطانیہ نے پبلک آرڈر ایکٹ (2023) جیسے قوانین کے تحت انسداد دہشت گردی اختیارات کو وسعت دی، جس سے 2024 میں صرف "ناگوار" سوشل میڈیا پوسٹس پر 9,700 سے زائد گرفتاریاں ہوئیں، جن میں سے بہت سی فلسطین کی وکالت سے متعلق تھیں۔ مظاہروں کا سامنا بڑے پیمانے پر حراستوں سے ہوتا ہے، فلسطین ایکشن جیسے گروپوں کے خلاف دہشت گردی الزامات استعمال کرتے ہوئے سینکڑوں گرفتار۔ ہیومن رائٹس واچ اور بگ برادر واچ اسے اظہار رائے کی آزادی کو ٹھنڈا کرنے والا قرار دیتے ہیں، جو پیٹریلو قتل عام جیسی تاریخی جدوجہدوں سے جیتے حقوق پر ترجیح دیتا ہے۔

امریکہ میں، 2023–2025 کے کیمپس انکیمپمنٹس پر 3,000 سے زائد گرفتاریاں ہوئیں، پولیس نے کیمیکل ایرٹنٹس اور جلاوطنی کی دھمکیاں استعمال کیں۔ فلوریڈا جیسی ریاستیں اینٹی زائنزم کو یہود دشمنی کے برابر قرار دیتی ہیں، گروپوں کی تحقیقات اور بی ڈی ایس میں شرکت پر معاہدوں میں پابندی لگاتی ہیں، قوانین کو تعلیمی آزادی کے خلاف ہتھیار بناتی ہیں۔

فرانس نے انسداد دہشت گردی کے بہانے ارجنسی فلسطین جیسے اجتماعات کو تحلیل کر دیا، ریلیوں پر 500 سے زائد حراستیں اور نئے بل جو "دہشت گردی کی حمایت" یا اسرائیل کی وجود کی انکار کو مجرم قرار دیتے ہیں۔ ایمنسٹی انہیں وسیع دبانے والا قرار دیتی ہے، جو الجیریائی جنگ کے دور سے اختلاف رائے کو دبانے کی ریاستی تاریخ کی بازگشت ہے۔

نیدرلینڈز نے 2024 کے ایمسٹرڈیم تشدد کے بعد "یہود دشمن" افراد—جو اکثر غزہ کے ناقدین کے لیے کوڈ ہے—سے پاسپورٹ چھیننے کی تجویز پیش کی اور سامیدون جیسے گروپوں پر پابندی۔ ایک نئی ٹاسک فورس نے مظاہروں پر پابندیاں لگائیں، جو جرمنی کی آمرانہ طرف سلائیڈ کی عکاسی کرتی ہے۔

کینیڈا کے شہروں جیسے ٹورنٹو میں بائی لاز احتجاج کی جگہوں کو محدود کرتے ہیں، یونیورسٹی کریک ڈاؤن اور وفاقی دھکے "انتہا پسند" گروپوں پر پابندی لگانے کے لیے، جو کینیڈین چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈمز کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ FIDH کے مطابق، یہ مغرب بھر میں احتجاج کے حقوق پر "مسلسل حملہ" کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جبر کی مماثلتیں: مغربی شہری مغربی کنارے میں فلسطینیوں کی حالت کی بازگشت

یہ گھریلو کلیمپ ڈاؤن مغربی شہریوں—خاص طور پر فلسطین نواز تحریکوں میں—کو اندرونی "دوسرے" کے طور پر سلوک کر رہا ہے، انہیں نگرانی، تشدد اور من مانی حراست کا نشانہ بنا رہا ہے جو مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے تجربات سے مماثلت

رکھتا ہے۔ وہاں، 2025 میں سیٹلر تشدد اور فوجی زیادتیاں ڈرامائی طور پر بڑھیں، دہشت کے ایک نظام کو جنم دیتی ہیں جس کا مغربی مظاہرین اب مائیکرو کاسم میں جھلک دیکھ رہے ہیں۔

مغربی کنارے میں، اسرائیلی سیٹلرز، اکثر فوج کی حمایت یافتہ، فلسطینی گھروں اور زمینوں پر حملے کرتے ہیں، بشمول مارپیٹ، آگ زنی اور زمینی قبضے، تشدد عروج پر۔ ہیومن رائٹس واچ کی 2025 رپورٹ "تشدد اور تشدد کے خوف" سے مجبور نقل مکانی کی دستاویز کرتی ہے، فوج کمیونٹیوں کو نکالتی ہے مہلک طاقت استعمال کرتے ہوئے اور سیٹلر حملوں کو روکنے میں ناکام۔ چیک پوائنٹس پر من مانی گرفتاریاں معمول ہیں: فلسطینیوں کو ذلت، مارپیٹ اور بغیر الزام کے لامحدود حراست کا سامنا، دوہرے قانونی نظام میں جہاں سیٹلرز کو استثنیٰ حاصل جبکہ فلسطینی فوجی عدالتوں کا شکار۔ OCHA کی رپورٹیں تباہ کن چھاپوں، جیلوں میں تشدد اور نقل و حرکت پر پابندیوں کی تفصیلات دیتی ہیں جو روزمرہ زندگی کو کھوکھلا کرتی ہیں، 2025 میں صرف 500 سے زائد فلسطینی فورسز یا سیٹلرز کے ہاتھوں ہلاک۔

مغربی شہری جو ان ناانصافیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ان کا سامنا مماثل حربوں سے ہوتا ہے: مظاہروں پر پولیس چیک پوائنٹس من مانی روک ٹوک اور تلاش کا باعث؛ غیر تشدد پسند ایکٹوسٹ مارپیٹ اور کیمیکل ہتھیار برداشت کرتے ہیں، جو سیٹلر-فوجی تعاون کی طرح۔ جرمنی اور امریکہ میں ڈاکسنگ اور جلاوطنی کی دھمکیاں مغربی کنارے کی جلاوطنیوں کی عکاسی، جبکہ برطانیہ اور فرانس میں اجتماعات پر پابندیاں زمین تک رسائی کی انکار کی بازگشت۔ یہ ہم آہنگی عالمی جبر کی نشاندہی کرتی ہے: جیسے فلسطینی سیٹلر نوآبادیاتیزم کا مقابلہ کرتے ہیں، مغربی اختلاف رائے دینے والے اس کی ملی بھگت کو چیلنج کرتے ہیں، صرف اسی ترتیب کو خطرہ سمجھ کر ریاستی تشدد کا سامنا کرتے ہیں۔

دائرہ بند کرنا: غزہ کا مغربی ترجیحات اور حقوق کی نازک نوعیت کا انکشاف

غزہ تنازعہ، جس کی تباہ کن قیمت—ہزاروں ہلاکتیں اور وسیع تباہی—نے آخر کار یہ انکشاف کیا کہ مغربی حکومتیں اور میڈیا اسرائیل کے ساتھ جیوپولیٹیکل اتحاد کو ان حقوق پر ترجیح دیتے ہیں جو ان کے شہریوں نے جدوجہد سے حاصل کیے۔ جرمنی کا **Staatsräson**—اس کا "ریاست کی وجہ" کا نظریہ جو ہولوکاسٹ کی تلافی کی وجہ سے اسرائیل کی سلامتی کو غیر مذاکرتی قرار دیتا ہے—اس کی مثال ہے، جو فلسطین نواز آوازوں کے جبر کو یہود دشمنی سے تحفظ کے طور پر جواز دیتا ہے، حالانکہ اقوام متحدہ کے ماہرین اسے امتیازی قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح کی حرکیات کہیں اور بھی ہیں: امریکہ کی اسرائیل کو سالانہ 3.8 ارب ڈالر کی امداد کھریلو اظہار رائے کی آزادی کی تشویشات پر حاوی، جبکہ برطانیہ اور فرانسیسی پالیسیاں نیٹو اور یورپی یونین کے اسرائیل نواز موقف سے ہم آہنگ۔

میڈیا کا تعصب اسے تقویت دیتا ہے: 2025 کے میڈیا بائیس میٹر کے تجزیے میں 54,449 آرٹیکلز پایا گیا کہ مغربی آؤٹ لیٹس "اسرائیل" کا ذکر "فلسطین" کے مقابلے میں زیادہ ہمدردانہ کرتے ہیں، اسرائیلی بیانیوں کو ترجیح دیتے اور فلسطینی تکالیف کو کم کرتے۔ مطالعے نظاماتی تعصبات کا انکشاف کرتے ہیں، جیسے فلسطینی ہلاکتوں کو غیر فعال طور پر بیان کرنا جبکہ اسرائیلی متاثرین کو انسانی شکل دینا، جو کولڈ وار دور کے مغربی مفادات کی ترجیحات کی بازگشت ہے۔ جیسے سوشل میڈیا غیر فلٹرڈ غزہ فوٹیج سے اس کا مقابلہ کرتا ہے، مینسٹریم آؤٹ لیٹس کی ناکامی—جو الجزیرہ کی طرف سے "سفید دھلائی" کا الزام ہے—فریب کو برقرار رکھنے میں ملی بھگت کا انکشاف کرتی ہے۔

زپا کی اینٹوں کی دیوار یہاں ابھرتی ہے: جب اظہار رائے، احتجاج اور بائیکاٹ جیسی آزادیاں اسرائیل کی حمایت کو چیلنج کرتی ہیں تو وہ "برقرار رکھنے کے لیے بہت مہنگی" سمجھی جاتی ہیں۔ غزہ کا انکشاف ایک حساب مانگتا ہے—کیا شہری وہ حقوق دوبارہ حاصل کریں گے جو ان کے آباؤ اجداد نے لڑ کر جیتے، یا منظر کو گرنے دیں گے، آمریت کی permanence کو انکشاف کرتے ہوئے؟ جواب نئی جدوجہد میں ہے، ورنہ فریب ناقابل واپسی ہو جائے گا۔

حوالہ جات

- Amnesty International. "Germany: Authorities Must End Repression of Palestine Solidarity." Amnesty International, October 2025.
- Arab Center Washington DC. "Suppressing Palestine Advocacy in the West: Trends and Countermeasures." Arab Center Washington DC, 2025.
- BC Civil Liberties Association. "Municipal Bylaws Restricting Protests in Canadian Cities." BCCLA Reports, 2024–2025.
- Canadian Dimension. "Police Crackdowns on University Encampments: A Violation of Fundamental Freedoms." Canadian Dimension, May 2025.
- FIDH (International Federation for Human Rights). "Western Democracies' Sustained Attack on the Right to Protest in Solidarity with Palestine." FIDH Report, 2025.
- Human Rights Watch. "United States: Crackdown on Campus Protests." Human Rights Watch, 2025.

- Human Rights Watch. “West Bank: Israeli Forces and Settlers Escalate Violence and .Forced Displacement.” Human Rights Watch Report, 2025
- International Civil Liberties Monitoring Group. “Systemic Repression of Pro-Palestine .Activism in Canada.” ICLMG, 2025
- Media Bias Meter. “Analysis of Western Media Coverage of the Israel-Palestine .Conflict, 2023–2025.” Media Bias Meter Study, 2025
- Office of the United Nations High Commissioner for Human Rights (OHCHR). “UN Experts Alarmed by Persistent Pattern of Police Violence and Suppression of Palestine .Solidarity in Germany.” OHCHR Statement, October 16, 2025
- United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs (OCHA). “West .Bank: Protection of Civilians Report.” OCHA, 2025
- Zappa, Frank. Interview quotation widely attributed in collections of his statements on .government and freedom, circa 1970s–1980s